

تفسیر القرآن

عاشقوں کی عبادت



عاشقوں کی عبادت

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری

حج ایک منفرد عبادت ہے، اس میں بہت سی حکمتیں ہیں اسے ”عاشقوں کی عبادت“ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حج کا لباس یعنی احرام اور دیگر معمولات جیسے طوافِ کعبہ، منیٰ کا قیام اور عرفات و مزدلفہ میں ٹھہرنا سب عشق و محبت کے انداز ہیں جیسے عاشق اپنے محبوب کی محبت میں ڈوب کر اپنے لباس، رہن سہن سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ویرانوں میں نکل جاتا ہے ایسے ہی خدا کے عاشق ایامِ حج میں اپنے معمول کے لباس اور رہن سہن چھوڑ کر محبتِ الہی میں گم ہو کر عاشقانہ وضع اختیار کر لیتے ہیں، طواف کی صورت میں محبوبِ حقیقی کے گھر کے چکر لگاتے ہیں اور منیٰ و عرفات کے ویرانوں میں نکل جاتے ہیں، نیز حج بارگاہِ خداوندی میں پیشی کے تصور کو بھی اُجاگر کرتا ہے کہ جیسے امیر و غریب، چھوٹا بڑا، شاہ و گدا سب بروز قیامت اپنی دنیوی پہچانوں کو چھوڑ کر عاجزانہ بارگاہِ الہی میں پیش ہوں گے ایسے ہی حج کے دن سب اپنے دنیوی تعارف اور شان و شوکت کو چھوڑ کر عاجزانہ حال میں میدانِ عرفات میں بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہاں وہ منظر اپنے عروج پر ہوتا ہے کہ

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

سفرِ حج آخرت کی یاد بھی دلاتا ہے کہ جیسے آدمی موت کے بعد اپنے دنیوی ٹھاٹھ باٹھ چھوڑ کر صرف کفن پہنے آخرت کے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے ایسے ہی حاجی اپنے رنگ برنگے، عمدہ اور مہنگے لباس اتار کر کفن سے ملتا جلتا دوسادہ سی چادروں پر مشتمل لباس پہن کر بارگاہِ خداوندی میں حاضری کے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔ (پ-4، آل عمران: 97)

تفسیر اس آیت میں حج کی فرضیت اور استطاعت کی شرط کا بیان ہے۔ حدیث میں استطاعت کی تشریح ”زادراہ“ اور ”سواری“ سے فرمائی ہے۔ (ترمذی، 6/5، حدیث: 3009)

حج کا لغوی و شرعی معنی حج کا لغوی معنی ہے کسی عظیم چیز کا قصد کرنا اور شرعی معنی یہ ہے کہ 9 ذوالحجہ کو زوالِ آفتاب سے لے کر 10 ذوالحجہ کی فجر تک حج کی نیت سے احرام باندھے ہوئے میدانِ عرفات میں وقوف کرنا اور 10 ذوالحجہ سے آخر عمر تک کسی بھی وقت کعبہ کا طواف زیارت کرنا حج ہے۔ (درمختار، مع رد المحتار 3/515-516 طحا)

فرضیت حج کی شرائط عاقل، بالغ، آزاد، تندرست مسلمان پر حج فرض ہے جس کے پاس سفر حج اور پیچھے اپنے اہل و عیال کے اخراجات موجود ہوں۔ سواری یا اس کا خرچہ ہونا بھی ضروری ہے۔ یہ شرائط جب حج کے مہینوں میں پائی جائیں تو حج فی نَفْسِہ فرض ہو جاتا ہے پھر کچھ شرائط ادائیگی فرض ہونے کی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے خود ہی جانا فرض ہوتا ہے۔ **حج کے کثیر فضائل ہیں** (1) حج سابقہ

گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، ص 70، حدیث: 321) (2) حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹاتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے زنگ کو مٹاتی ہے اور حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے۔ (ترمذی، 2/218، حدیث: 810) حج فرض کے ترک پر سخت و عید ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ”جو شخص زادراہ اور سواری کا مالک ہو جس کے ذریعے وہ بیٹا اللہ تک پہنچ سکے اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس پر کوئی افسوس نہیں خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔“ (ترمذی، 2/219، حدیث: 812)